104148 ـ عدالت ميں حنفى مسلك كے مطابق ولى كے بغير عقد نكاح كيا گيا

سوال

ميں عراق سے تعلق ركھتا ہوں اور چھ برس قبل شادى ہوئى ميرا ايك بچہ بھى ہے، عراق ميں حنفى مسلك كے مطابق عدالت ميں كيا جاتا ہے، عقد نكاح كے وقت لڑكى كا والد وہاں موجود تھا ليكن جج كے سامنے صرف ميں اور لڑكى ہى گئے كيونكہ كسى اور كو جانے كى اجازت نہيں، ليكن لڑكى اور ميرے والد نے بطور گواہ نكاح نامہ پر دستخط كيے، كيا ہمارى شادى صحيح ہے، اور كيا مجھ پر كچھ لازم آتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالى آپ كو دينى امور ميں حرص ركھنے پر جزائے خير عطا فرمائے، ليكن آپ نے يہ كام بہت دير سے كيا ہے آپ كو چاہيے تھا كہ آپ اس حادثہ كے فورا بعد تاخير كيے بغير دريافت كيا ہوتا تو بہتر تھا، ليكن لگتا ہے كہ آپ كو علم نہيں تھا كہ اس طريقہ سے نكاح غلط ہوتا ہے.

دوم:

بعض ممالك ميں عقد نكاح حنفى مسلك كے مطابق شرعى عدالت ميں كئے جاتے ہيں، آپ ديكھيں كے وہاں نكاح خوان بلند آواز سے كہتا ہے كہ عقد نكاح كتاب و سنت اور امام ابو حنيفہ كے مسلك كے مطابق كيا جا رہا ہے!

جو كہ شريعت كے مخالفت ہے، كسى بھى مسلمان شخص كو اپنى عبادت معاملات ميں كسى معين مسلك پر اعتماد نہيں كرنا چاہيے، اور ملكوں كو بھى ايسا نہيں كرنا چاہيے، كيونكہ ہو سكتا ہے مذاہب ميں شريعت كے مخالف بھى ہو، اور يہ بھى ہو سكتا ہے كہ اس سے زيادہ صحيح پايا جاتا ہو، تو پھر سب معاملات ميں كسى ايك معين مذہب پر اعتماد كيسے كيا جا سكتا ہے؟!

اس طريقہ كے مطابق عقد نكاح كرنے والے شخص كا رد كرنے كا آسان طريقہ يہ ہے كہ اسے كہا جائيگا: امام ابو حنيفہ رحمہ اللہ سے پہلے كس طريقہ پر عقد نكاح كيا جاتا تھا ؟!

عقلمند شخص جانتا ہے كہ يہ عبارت صحيح نہيں بلكہ باطل ہے، اور وہ يہ بھى علم ركھتا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ

علیہ وسلم نے کسی کا بھی یہ عبارت بول کر نکاح نہیں کیا، اور عقلمند شخص یہ بھی جانتا ہے کہ آئمہ کرام نے بھی اس طرح شادیاں نہیں کیں، ان آئمہ کرام میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ خود بھی شامل ہیں !

بلکہ یہ چیز تو صرف متعصب قسم کے لوگوں سے معلوم ہوا ہے، اور ان لوگوں کا تعصب یہاں تك جا پہنچا ہے کہ وہ گمان کرنے اور کہنے لگے ہیں کہ جب عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ بھی فقہ حنفی کے مطابق فیصلے کیا کریں گے!!

حنفی مسلك میں عقد نکاح کے وقت ولی کی شرط نہیں ہے بلکہ عورت خود اپنا نکاح کر سکتی ہے، جو کہ قرآن مجید اور سنت صحیحہ کے مخالف ہے.

جب عورت کا ولی کے بغیر نکاح ہو تو یہ نکاح باطل ہو گا کیونکہ حدیث میں اسے باطل قرار دیا گیا ہے، آپ اس کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (7989) کا مطالعہ کریں.

اکثر طور پر عدالتمیں جانے سے قبل ہی عقد نکاح ہوجاتا ہے، اس طرح آدمی عورت کے ولی سے موافقت طلب کر کے مہر کی تحدید کرتا ہے اور دونوں خاندانوں کے کچھ افراد کی موجودگی میں عقد نکاح کیا جاتا ہے، اور پھر بعد میں عقد نکاح کی توثیق شرعی عدالت یا دوسرے محکمہ سے کرائی جاتی ہے، اس طرح عدالت یا نکاح رجسٹرار کا کام تو صرف نکاح کی توثیق ہوا جس میں کوئی حرج کی بات نہیں.

لیکن ... اس عقد نکاح کے صحیح ہونے میں علماء کرام کے اختلاف کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جائیگا کہ جب حاکم اور قاضی و جج اس نکاح کے صحیح ہونے کا حکم لگائے تو اس حکم کو توڑا نہیں جائیگا، اس صورت میں اس نکاح کا صحیح کہا جائیگا تا کہ لوگ پریشانی میں مبتلا نہ ہوں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارہ میں کہتے ہیں:

" اگر حاکم اس عقد نکاح کے صحیح ہونے کا حکم دے یا پھر حاکم عقد نکاح کا ولی ہو تو اس کے حکم کو نہیں توڑا جائیگا، اور اسی طرح باقی فاسد نکاح بھی.

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اس کے حکم کو توڑا جائیگا کیونکہ یہ نص کے خلاف ہے، لیکن پہلا قول اولی ہے؛ کیونکہ اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، اور اس میں اجتھاد جائز ہے " انتہی بتصرف

دیکھیں: المغنی (9 / 346).

اور جب آپ احتیاط چاہتے ہیں تو آپ بیوی کے ولی سے کہیں کہ وہ عقد نکاح دوبارہ کر دے، اس طرح وہ آپ سے کہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا تیرے ساتھ نکاح کیا، اور اسے قبول کر لیں، نکاح کی پہلی توثیق ہی کافی ہے، عقد نکاح

میں احتیاط کا تقاضہ یہی ہے اور اولی بھی تا کہ بغیر کسی شبہ کے عقد نکاح صحیح ہو.

واللہ اعلم .